

عشق نے پکڑا نہ تھا، غالب! ابھی وحشت کا رنگ **شرح :**

رہ گیا تھا دل میں جو کچھ ذوقِ خوارِ می، ہاے ہاے! **اگر تیرے دل میں غم کے**

طوفان برداشت کر لینے کی ہمت نہ تھی، تو تو نے کیوں مجھ سے ہمدردی اور غمخواری کا شیوہ اختیار کیا تھا؟ بہتر ہوتا کہ مجھ سے نا آشنا اور بے پروا رہتا تاکہ آج میری پریشاں حالی پر تجھے پریشان نہ ہونا پڑتا۔

۳۔ **شرح :** تجھے کیوں میری غمخواری کا خیال آیا؟ کیوں میرے دل کو سہارا دینے کے لیے قدم بڑھایا؟ آہ! مجھ سے دوستی کر کے تو نے اپنے ساتھ دشمنی کی۔

۴۔ **شرح :** بیشک تو نے عمر بھر کے لیے وفاداری کا عہد کر لیا، لیکن اس سے کیا ہوتا ہے؟ عمر کو بھی تو پائڈاری اور استواری حاصل نہیں یعنی جو عہد وفا باندھا تھا، وہ اس اعتبار سے بھی تو نا استوار ہی رہا۔

۵۔ **شرح :** اس دنیا کی آب و ہوا مجھے زہر معلوم ہوتی ہے، کیونکہ یہ آب و ہوا تیرے لیے سازگار نہ ہوئی۔ تو نے کوچ کی تیاری کر لی تو میں بھی جینے سے بالکل بیزار ہوں۔

۶۔ **شرح :** پہلے تیری جلوہ افروزی کے وقت عشوہ و ناز کے پھول جھڑتے تھے، آج یہ حالت ہے کہ تیری تربت پر پھول اگاٹے جا رہے ہیں۔

۷۔ **شرح :** تو نے خاک کا پردہ اوڑھ لیا، لیکن عشق کی نیک نامی پر حرف نہ آنے دیا اور رسوائی کی شرم گوارا نہ کی۔ اے میرے محبوب! تجھ پر محبت کی پردہ داری ختم ہو گئی۔ اس میں تو نے وہ کمال کر دکھایا، جو دوسرے سے ممکن نہ تھا۔

۸۔ **شرح :** افسوس عہدِ محبت کی عزت خاک میں مل گئی اور دنیا میں